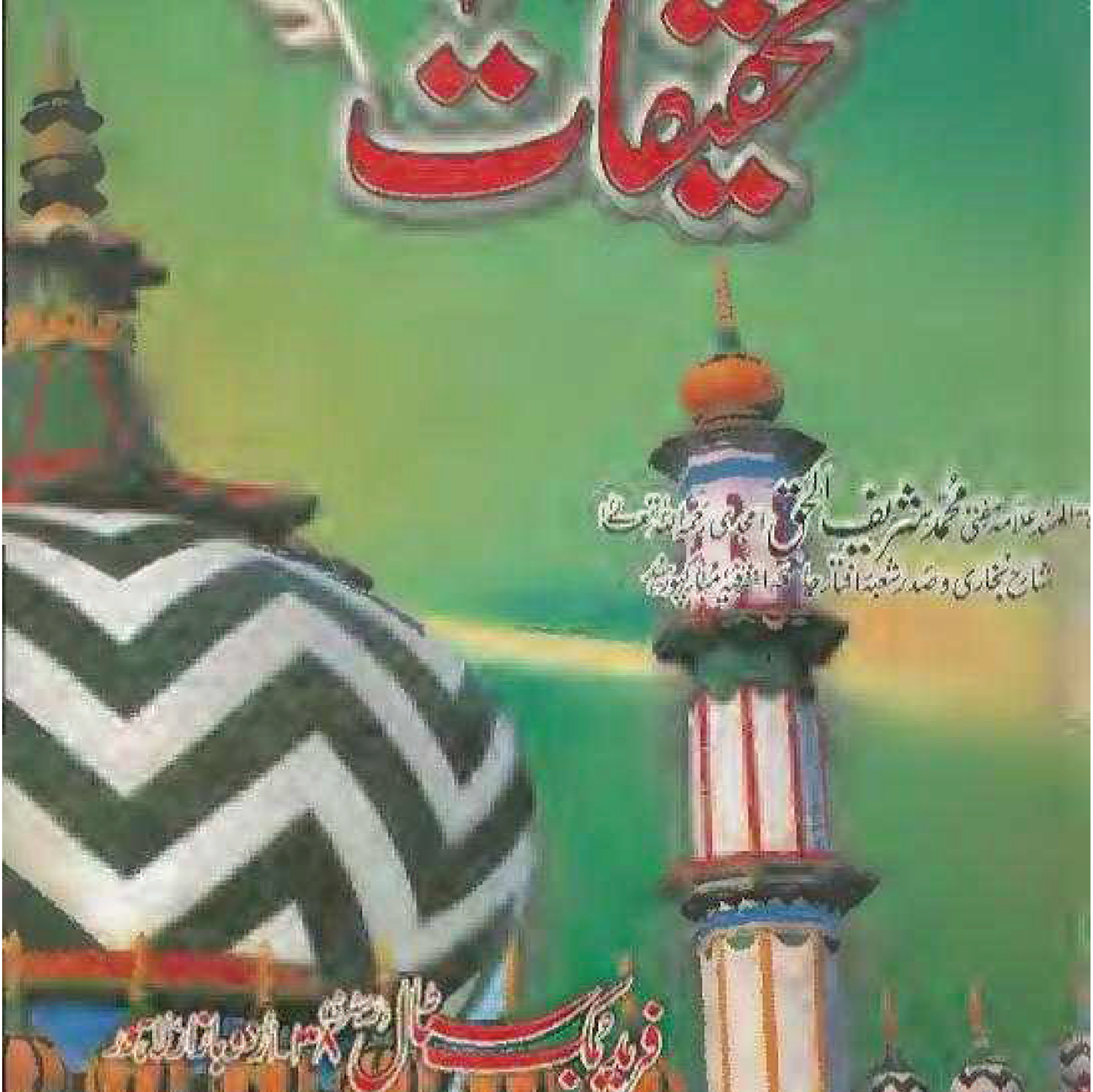
تحقیقات

مفتی محمد شریف الحق امجدی
شارح بخاری و صدر شعبہ افتاء



فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (الآیۃ)

جو تم پر زیادتی کرے اس پر تم بھی اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے کی ہے

محتسب خم شکست، من سرِ او

سن بالسن والجروح قصاص

محتسب نے گھڑا توڑا، میں نے اس کا سر، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے زخم

تحقیقات

اہلِ سنت وجماعت اور دیوبندی مکتبہ فکر کے اختلافات اور
امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر کیے جانیوالے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

فقیہ الہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ
شارح بخاری و صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہند

ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ۞ تحقیقات

تصنیف لطیف ۞ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالے

مطبع ۞ ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل ۞ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / مارچ ۲۰۰۲ء

ہدیہ ۞ -/125 روپے

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

تحقیقات

باب اول ۹

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک غیب کی خبر ۱۰

ایک تعارف ۱۱

تقویۃ الایمان مسلمانوں کو لڑانے کے لیے لکھی گئی ۱۴

مہتمم دیوبند کے افتراءات اور ان کے جوابات

تلبیس نمبر ۱: میرا دین و مذہب کی غلط توضیح ۱۸

قاری طیب کا جھوٹ ۲۰

میرا دین و مذہب کا مطلب ۲۱

دیوبندی مذہب دیوبندی اکابر کا ایجاد کردہ ہے ۲۲

مدار حقانیت دیوبندی اکابر کی زبان ہے ۲۳

گنگوہی سے پہلے قرآن و حدیث حق نہیں تھے ۲۴

حق گنگوہی کے پیچھے پھرتا تھا ۲۵

گنگوہی کے علاوہ دوسری جگہ حق ڈھونڈنے والا گمراہ ہے ۲۵

گنگوہی اور نانوتوی نے اسلام کو بھی منسوخ کر دیا ۲۵

تلبیس نمبر ۲: فاتحہ کی وصیت پر ۲۷

قاری طیب کی جہالت ۲۷

وصیت مبارکہ کی تشریح ۲۸

اکابر دیوبند کو آخر وقت اپنے پیٹ کی فکر تھی ۲۹

تھانوی کو مرتے وقت اپنی بیگم کے پیٹ کی فکر تھی ۳۰

شیخ ہانڈ کی مٹھائی کھانے کی عادت ۳۱

نانوتوی صاحب کی مٹھائی کھلانے کی عادت ۔۔۔۔۔۔ ۴۲

دیوبندی ابلیس کا علم، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ مانتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۴۳

تلبیس نمبر ۳ ۔۔۔۔۔۔ ۴۵

تلبیس نمبر ۴ ۔۔۔۔۔۔ ۴۶

تمام دنیا کے علماء اہل سنت اعلیٰ حضرت کے ہم مذہب ۔۔۔۔۔۔ ۴۶

حرم کعبہ کے شیخ الحدیث کی شہادت ۔۔۔۔۔۔ ۴۷

اپنے تسلیم کردہ کافروں کو مسلمان کہہ دیا ۔۔۔۔۔۔ ۴۹

بعض علماء کی تکفیر کا بہتان ۔۔۔۔۔۔ ۵۰

دیوبندیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۵۱

اکابر دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کافر ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۵۱

مولوی قاسم نانوتوی کافر ہیں: دیوبندی مفتیوں کا فتویٰ ۔۔۔۔۔۔ ۵۳

ہفت روزہ اخبار دور جدید کی ہولناک سرخیاں ۔۔۔۔۔۔ ۵۵

مہتمم دیوبند کے نائب مفتی دیوبند کا فتویٰ ۔۔۔۔۔۔ ۵۵

دیوبندیوں کے نزدیک علماء حرمین کے مقابلہ میں دیوبند کا فتویٰ مقبول ہے ۔۔۔۔۔۔ ۵۹

دیوبندی مولویوں کا حال ۔۔۔۔۔۔ ۵۹

تلبیس نمبر ۵ ۔۔۔۔۔۔ ۶۱

صرف نسبت کے بدلنے سے مسمی نہیں بدلتا ۔۔۔۔۔۔ ۶۵

دیوبندیوں کے نزدیک صحابہ کی تکفیر کرنے والا سنی مسلمان ہے ۔۔۔۔۔۔ ۶۶

تلبیس نمبر ۶: جزء الف ۔۔۔۔۔۔ ۶۶

مہتمم دیوبند کی بہتان طرازی ۔۔۔۔۔۔ ۶۸

مہتمم دیوبند کا انکار قرآن ۔۔۔۔۔۔ ۶۹

اللہ عزوجل دیوبند کے تکفیری راکٹ کا نشانہ ۔۔۔۔۔۔ ۷۱

شاہ عبدالعزیز تھانوی اور خود مہتمم دیوبند اپنی کفری مشین گن کی زد پر ۔۔۔۔۔۔ ۷۱

مہتمم دیوبند کے نزدیک تمام فرشتے جملہ انبیاء جمیع امت کافر ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۷۲

قرآن کے محفوظ ہونے کی بحث ۔۔۔۔۔۔ ۷۳

قرآن کے محفوظ ہونے کا مطلب ۔۔۔۔۔۔ ۷۶

دیوبندیوں کے نزدیک قرآن کلام الٰہی نہیں ۔۔۔۔۔۔ ۷۷

دیوبندیوں کے نزدیک موجودہ قرآن کا محفوظ نہ رہنا ممکن ہے ۔۔۔۔۔۔ ۷۸

تلبیس نمبر ۶: جزء ب ۔۔۔۔۔۔ ۷۹

تقویۃ الایمانی فتویٰ سے سارے دیوبندی مشرک ۔۔۔۔۔۔ ۸۲

تلبیس نمبر ۷ ۔۔۔۔۔۔ ۸۴

شہادت رسل کی بحث ۔۔۔۔۔۔ ۸۶

رسول بمعنی صاحب شریعت جدیدہ کوئی شہید نہیں ہوا ۔۔۔۔۔۔ ۹۲

آیات کریمہ کی توجیہ ۔۔۔۔۔۔ ۹۳

تحریف قرآن کے الزام کا جواب ۔۔۔۔۔۔ ۹۵

مولوی محمود الحسن کی تحریف قرآن ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰

ایک اور دیوبندی بزرگ کی تحریف قرآن ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۲

تلبیس نمبر ۸ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۴

تلبیس نمبر ۹ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۵

تینوں اشعار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نہیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۶

یہ اشعار حضرت ام المومنین کے بارے میں نہیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۹

حضرت غازی ملت کا توضیحی بیان اور توبہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۹

ایک اور الجھن کا ازالہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۰

تھانوی صاحب کی ام المومنین کی شان میں گستاخی ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۱

دیوبندیوں کے امام کاکوروی صاحب کی حضرت شیر خدا کی شان میں گستاخی ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۲

تلبیس نمبر ۱۰ ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۴

بادشاہی کی نافرمانی ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۴

مہتمم دیوبند کا اللہ عزوجل کو عاجز ماننا ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۸

حیوانات و نباتات میں بھی مادۂ معصیت ہے ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۹

تلبیس نمبر ۱۱ ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۲

دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی افضل الصحابہ کے رتبہ پر فائز تھے ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۷

گنگوہی جی منصب رسالت پر فائز ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۷

گنگوہی جی کی حضرت عیسیٰ پر برتری ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۸

شیخ ٹانڈہ مقام محمدی پر متمکن ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۸

تھانوی صاحب کی نبوت اور دیوبندیوں کا نیا کلمہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۹

دیوبندی مولویوں کیلئے خدائی کا اثبات ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۹

شیخ ٹانڈہ انسان کے بھیس میں خدا ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۲۹

شیخ ٹانڈہ کے لیے سجدہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۰

تلبیس نمبر ۱۲ ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۱

حکیم برکات احمد صاحب سے متعلق عبارت کی توضیح ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۲

دیوبندی عقیدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۲

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات حقیقی جسمانی ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۳

دیوبندیوں کے عقیدے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے طعام کے باورچی ہیں ۔۔۔۔۔۔ ۱۳۴

دیوبندیوں کے نزدیک صحابہ کی تکفیر کرنے والا سنی مسلمان ہے

ہم اہل سنت کے نزدیک صحابہ یا تابعین کی تکفیر کرنے والا یقیناً اہلسنت وجماعت سے خارج رافضی یا خارجی ہے۔ مگر دیوبندیوں کے عقیدے میں صحابہ کو کافر کہنے والا سنی مسلمان ہے۔ اے دیوبندیو! یہاں فراری کی جگہ قاری ہوجانے سے اسے کھینچ تان کر دھاند لی کر کے صحابی یا تابعی کی تکفیر قرار دینے والو اپنے امام وپیشوا کا فتویٰ دیکھو۔

"جو شخص صحابہ کرام کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ اور وہ اس کبیرہ کے سبب سنت وجماعت سے خارج نہ ہوگا۔" (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۰)

رہ گیا۔ ملعون ہونے کا سوال تو اسے اپنے دوسرے فتویٰ سے ختم کر دیا۔ لکھتے ہیں۔

"جب تک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہوجائے اس پر لعنت کرنا نہیں چاہئے کہ اپنے اوپر عود لعنت کا اندیشہ ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۹)

ہر ادنیٰ سی عقل رکھنے والے پر ظاہر ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا جب اہلسنت وجماعت سے خارج نہیں یعنی سنی ہے تو ضرور مسلمان ہے اب مثلاً زید نے صحابہ کی تکفیر کی تو وہ سنی مسلمان ہی رہا اس پر اس فتویٰ کی رو سے لعنت نہیں کی جاسکتی اس لئے زید کو ملعون بھی نہیں کہا جاسکتا۔

"اس کی مزید تائید انہیں قبلہ کے دوسرے فتویٰ سے ہوتی ہے۔ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔" (ایضاً صفحہ ۹۶)

تلبیس نمبر ۶ (الف)

مہتمم دیوبند نے اس نمبر میں ہم اہل سنت پر یہ بہتان باندھا ہے کہ ہم قرآن کو محفوظ نہیں مانتے۔ لکھتے ہیں

روافض بھی تقریباً قرآن حکیم کے بارے میں، اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

" اعلیٰ حضرت بریلوی خود یہ فرماتے ہیں ان کے ملفوظ کے بعینہ الفاظ درج ذیل ہیں۔ قرآن عزیز کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے اگرچہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے ——— ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔

(ملفوظ حصہ سوم صفحہ ۹۰)

تشریح قرآن کریم میں خطاب بلاواسطہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ہے آیات کے معنی نہ سمجھنا یا بھولنے کا امکان ماننا اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ کیونکہ بعض آیتوں کا بھول جانا آپ کے لئے ممکن ہے اور معانی کا سمجھنا بھی ضروری نہیں ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی اس سے بڑی کوئی توہین ہوسکتی ہے۔ ؟

انتھی بلفظہ

مہتمم دیوبند نے الملفوظ کی اس عبارت کی بنا پر تین انتہائی سنگین الزامات اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر عائد کئے ہیں۔

(۱) اس سے لازم کہ قرآن محفوظ نہیں۔
(۲) اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی توہین ہے۔
(۳) اس میں قرآن کی بھی سب سے بڑی توہین ہے۔

مہتمم دیوبند نے یہ تینوں الزامات اس بنیاد پر عائد کئے ہیں کہ ان کے زعم میں الملفوظ کی اس عبارت میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے لکھ دیا گیا ہے کہ آپ نے آیات کے معنی نہیں سمجھے یا آپ کے لئے آیات کے معنی سمجھنا ضروری نہیں اور بعض آیات کا نسیان آپ سے ممکن مانا گیا ہے۔

مہتمم دیوبند کی بہتان طرازی

ذہن مفلوج روایت کی تھکن چہرے پر
ہائے کس شان سے محفل میں سخنور آئے

مجھے حیرت ہے کہ آخر بڑھاپے میں مہتم صاحب کو ہو کیا گیا ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکانے کے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی عداوت میں ان کے خلاف ہرزہ سرائی کر گئے اور ہر ناگفتنی کہہ گئے۔ الملفوظ کی عبارت خود مہتم صاحب کی نقل کردہ پوری کی پوری آپ کے سامنے ہے۔ اس میں یہ تو ضرور ہے۔ ممکن ہے کہ بعض آیتوں کا نسیان ہوا ہو۔

مگر کہیں یہ نہیں کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ کہا گیا ہو کہ آپ نے آیات کے معنی نہیں سمجھے یا یہ کہا گیا ہو کہ آپ کے لئے آیات کے معنی سمجھنا ضروری نہیں۔

ہاں یہ ضرور لکھا ہے کہ نبی کلام الٰہی کے معنی سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہے ہر عاقل پر روشن کہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کی دلیل بھی ساتھ ہی بیان فرما دی ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ اسی آیت کا صریح مفہوم ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا یہ ارشاد۔

نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہے۔

قرآن مجید کا انکار کرنا اس کے متفق علیہ اجماعی معنی کا انکار کرکے تاویل کی بھول بھلیاں میں غائب کرنے کی کوشش مہتم صاحب کے گھر کی پرانی ریت ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس آیت کی وہ تشریح جو خود ان کے سکنڈ پیر تھانوی صاحب نے کی ہے۔ نقل کر دوں۔ اختصار بیان القرآن میں اسی آیت کے تحت ہے۔

" قرآن آپ کے سینے میں جمع کر دینا یعنی یاد کرا دینا اور آپ کے لئے اس کی قراءت آسان کر دینا اور اس کا صاف مطلب و مفہوم سمجھا دینا سب کچھ ہمارے ذمہ ہے "

اگر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے اس ارشاد " کہ نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کے محتاج ہیں یہ مطلب ہے کہ معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیات کے معانی نہیں سمجھا، یا سمجھنا ضروری نہیں تو پھر آپ کے مرشد برحق کے ارشاد کا بھی یہی مطلب ہوا۔ اب اگر ہمت ہے تو اپنے مرشد برحق کو بھی وہی جلی کٹی سنائیں جو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو سنائی ہیں۔ تو ابھی آپ کے دھرم کرم کا سارا بھرم سب پر کھل جائے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے جو کچھ فرمایا وہ حق اور آیت کا مفہوم اور مہتم دیوبند نے اس کی جو تشریح کی وہ سراسر افترا، بہتان، کذب بحت اور یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ حدیث شریف میں آپ کی برادری کی یہی علامت بیان فرمائی ہے۔

اذا حدث کذب — جب بولے جھوٹ بولے۔

مہتمم دیوبند کا انکار قرآن

ہاں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے یہ ضرور فرمایا کہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ لیکن اس پر اعتراض کرنا اپنے دین و ایمان سے ہاتھ دھونا ہے اور قرآن کریم کی نص صریح کا انکار ہے۔ قبلہ؟ ہم نے سنا ہے کہ بچپن میں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا تھا اور اب بھی اہل دول کی رضا جوئی کے لئے بمبئی وغیرہ تراویح سنانے جاتے ہیں۔ آپ کو پہلے ہی پارہ کی یہ آیت یاد نہیں۔

وَمَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا	ہم کسی آیت کے حکم کو موقوف کر دیتے ہیں
نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا	یا اس آیت ہی کو ذہنوں سے فراموش کر دیتے
(البقرہ پ۱)	ہیں تو اس آیت سے بہتر یا اس آیت کے

مثل لے آتے ہیں۔ (ترجمہ تھانوی)

اور آپ بھول گئے تو کسی پارہ عم پڑھنے والے بچے سے پوچھ لیجئے وہ آپ کو یہ آیت بتا دے گا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ | اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم جتنا قرآن نازل کرتے جائیں گے آپ کو پڑھا دیا

کریں گے۔ یعنی یاد کرا دیا کریں گے۔ پھر آپ اس میں سے کوئی جز نہیں بھولیں گے۔ مگر جس قدر بھلانا اللہ کو منظور ہو کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ (ترجمہ تھانوی)

اسی کے حاشیہ پر ہے۔

"جب محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے محفوظ رکھتے ہیں جب بھلا دینا مصلحت ہوتا ہے۔ بھلا دیتے ہیں۔"

مہتمم صاحب کے امام الطائفہ کے عم نسب، جد طریقت، پدر شریعت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر میں نُنْسِهَا کے تحت لکھتے ہیں۔

یعنی یا فراموش بکنانیم آن آیت را از خاطر پیغمبر و دیگر قاریاں | یعنی ہم وہ آیت پیغمبر اور دوسرے قاریوں کے دل سے بھلا دیتے ہیں۔

قاری صاحب! قرآن کو تاویل کی بھول بھلیاں میں پھنسانے کا راستہ آپ کے سکنڈ پیرا ور استاذ الاساتذہ نے بند کر دیا۔ اب آپ ان دونوں آیات کو اور اپنے مرشد برحق ۲ کے ترجمے تفسیر کو سنبھل کر ہوش و حواس مجتمع کر کے پڑھئے اور اپنے شتر بے مہار قلم سے نکلے ہوئے جملوں کو یہاں بھی جوڑ کر بتائیے کہ آپ کا یہ فرمانا کہ۔

"آیات کے بھولنے کا امکان ماننا اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی اس سے بڑی توہین ہو سکتی ہے۔"

ان دونوں آیتوں کا انکار ہے یا نہیں ہے اور ضرور ہے تو بولئے تلبیس کے

ملا میں آپ نے جو کفری جال اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے لئے بچھایا تھا اس میں خود پھنسے کہ نہیں اگر حافظہ نباشد والی بات ہو تو ہم سے سنئے۔ آپ نے لکھا تھا۔

"قرآن حکیم میں کسی بات کا اثبات کیا گیا ہو۔ اس کی نفی کر دی جائے اور کسی چیز کی نفی ہو اس کا اثبات کر دیا جائے تو وہ کافر ہے بات بھی صحیح ہے۔ علماء حق کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

"اللہ عزوجل"
دیوبند کے تکفیری راکٹ کا نشانہ

مہتمم صاحب نے بعض آیات کا نسیان ممکن ماننے کو آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی سب سے بڑی توہین بتایا اور صریح نص قرآنی سے ثابت کیا کہ بعض آیات کا نسیان ممکن تو لازم کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی توہین کی اور قرآن و آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر تو نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی تشریح کے بموجب معاذ اللہ اللہ عزوجل کافر ہے۔

شاہ عبدالعزیز اور تھانوی صاحبان اور خود مہتمم دیوبند اپنی کفری مشین گن کی زد پر

حضرت شاہ صاحب اور آپ کے سکنڈ مرشد تھانوی نے بھی یہی لکھا تو یہ دونوں بھی آپ کی تشریح کے بموجب توہین قرآن و رسالت کر کے کافر مرتد ہوئے۔

اور آپ خود ان دونوں کے اس مضمون پر مطلع ہوتے ہوئے ان کو امام و پیشوا مان کر کافر بقلم خود ہوئے

قرآن کریم کے کسی مضمون کو موجب کفر بتانا شدید تر کفر ہے اور آپ نے علی رُؤُسِ الْاَشْہَاد ایک قرآنی مضمون کو مستلزم کفر بتایا تو یوں بھی آپ فی الحال کافر بقلم خود ہوئے۔

قاری صاحب اب موقع آگیا ہے اس شعر کے پڑھنے کا پڑھئے اور جھوم جھوم کر پڑھئے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور ہم سے ایک عدد مزید سنئے ؎

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

کہاں ہیں پیشہ ور تقضاصین ومناظرین جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر الزام لگاتے پھرتے ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہہ دیا۔ آئیں اور اپنے مہتمم صاحب کا اس بڑھاپے میں یہ دم خم دیکھیں کہ بیک جنبش قلم، معاذ اللہ معاذ اللہ امت تو امت رسول تو رسول اللہ عزوجل تک کو کافر بنا ڈالا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کفری انبار کو سر پہ لئے قارون کی طرح ایسے دھنسے کہ کبھی بھی ابھرنے کا امکان نہیں۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ — اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے
وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ — اور حق کو جھٹلائے جب اسکے پاس آئے۔

مہتمم دیوبند کے نزدیک تمام فرشتے جملہ انبیاء جمیع امت کافر ہیں

قرآن مجید کے حرف حرف نقطہ نقطہ پر تمام امت کا ایمان ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔

ہم بعض آیتوں کو بھلا دیتے ہیں۔ جسے اللہ چاہے بھلا دے۔

مہتمم دیوبند کہتے ہیں کہ یہ آنحضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی توہین ہے۔ نیز یہ مستلزم کہ قرآن محفوظ نہ ہو اور تینوں باتیں کفر ہیں تو ثابت ہو گیا

کہ مہتمم دیوبند کے نزدیک آیۃ کریمہ ننسہا اور آیۃ کریمہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ پر ایمان رکھنے والے تمام فرشتے جملہ انبیاء حتی کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم و جمیع امت نہ صرف ایک بلکہ تین تین کفر کے مرتکب ہیں۔

اور اگر ان تینوں کفروں سے بچنے کے لئے ان دونوں آیتوں کا انکار کریں تو قرآن کریم کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر۔ غرض کہ مہتمم دیوبند کی اس تشریح کے بموجب تمام فرشتے جمیع انبیاء جملہ امت کسی طرح کفر سے بچ نہیں سکتے۔

ناظرین فیصلہ کریں ایسا شقی انسان جس کے بدمست شرابی کی طرح بہکے ہوئے قلم نے اتنا بڑا ستم ڈھایا ہو وہ صرف کلمہ پڑھنے داڑھی بڑھانے اور کسی عربی مدرسہ کے لئے لاکھوں چندہ کر لینے کی وجہ سے فقط حافظ قاری مولوی کہلانے کی وجہ سے مسلمان ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

قرآن کریم کے محفوظ ہونے کی بحث

اولاً:۔ مہتمم صاحب۔ جب آپ بھی قرآن کریم پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو چونکہ قرآن کریم میں "نُنْسِهَا" "فَلَا تَنْسٰٓى اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ" موجود ہے اور آپ اسے قرآن کے محفوظ ہونے کے منافی جانتے ہیں تو آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس گتھی کو سلجھائیں اور نہیں تو اپنے چھوٹے پیر صاحب تھانوی اور استاذ الاساتذہ حضرت شاہ صاحب کے لکھے ہوئے کو تو ضرور حق مانتے ہوں گے اس طرح بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس تنافی کا حل بتائیں۔

ثانیاً:۔ جہاں تک مہتمم دیوبند کی اس شرمناک گمراہ گردی کی قلعی کھولنے کا معاملہ تھا وہ مکمل ہو گیا مگر ناظرین کے خلجان کو دفع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اصل مسئلہ کو منقح کر دیا جائے۔ بغور ملاحظہ کریں۔

۱ـــــ قرآن کریم نے جہاں اگلی کتابوں کو منسوخ فرما دیا ہے وہاں

خود قرآن کریم کی بعض آیتوں نے بعض کو بھی منسوخ فرمایا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

اول :۔ تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوں۔

دوئم :۔ صرف تلاوت منسوخ ہو۔ حکم باقی ہو۔ جیسے آیۂ رجم۔

سوئم :۔ صرف حکم منسوخ ہو۔ تلاوت باقی ہو جیسے "لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن"۔

مرقاۃ و شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

والمنسوخ انواع منها التلاوة والحكم معاً وهو ما نسخ من القران في حيات الرسول صلى الله عليه وسلم بالانساء حتى روى ان سورة الاحزاب كانت تعدل سورة البقرة منها الحكم دون التلاوة كقوله تعالى لكم دينكم ولى دين ومنها التلاوة دون الحكم كاية الرجيم ص ۳۱۵ ج ۱

منسوخ کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہوں۔ یہ قرآن کا وہ حصہ ہے جو رسول کی حیات ظاہری میں بھلا کر منسوخ کیا گیا۔ یہاں تک کہ مروی ہے کہ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی۔ ایک یہ کہ حکم منسوخ ہو تلاوت باقی ہو جیسے لکم دینکم ولی دین ایک یہ کہ تلاوت منسوخ ہو نہ حکم۔ جیسے آیت رجم۔

ان تینوں قسم کے نسخ کو سورۂ بقرہ کی آیۂ کریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا میں بیان کیا گیا ہے انساء. نسخ ہی کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ تھانوی صاحب کا قول اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ ملا احمد جیون قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

فيكون المراد من قوله ننسخ منسوخ احدهما فقط ومن قوله او ننسها منسوخ التلاوة والحكم جميعا وانما اعادها مع دخوله في المنسوخ اظهارا لكماليت في النسخ لا يبقى منه اثر لا في اللفظ ولا في المعنى

پس ننسخ سے مراد صرف منسوخ التلاوۃ یا صرف منسوخ الحکم ہے۔ او ننسہا سے منسوخ الحکم والتلاوۃ مراد ہے۔ باوجودیکہ یہ منسوخ میں داخل ہے اس کا اعادہ اس کے کمال نسخ کو ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ اس کا کوئی

(تفسیرات احمدیہ ص ۱۹) نشان باقی نہیں نہ لفظ میں نہ معنی میں۔

حضرت ملا علی قاری اور ملا احمد جیون دونوں اس پر متفق ہیں کہ ننسہا سے مراد وہ آیات ہیں جن کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہیں جیسے سورہ احزاب کے بارے میں گزر چکا کہ وہ سورۃ بقرۃ کے برابر تھی اور سورۂ طلاق کے بارے میں بھی وارد ہے کہ یہ سورۂ بقرۃ سے بھی بڑی تھی۔

تفاسیر اور احادیث سے اور بھی منسوخ التلاوۃ والحکم کا پتہ چلتا ہے تفسیر ابن کثیر میں ہے۔

عن قتادة في قوله ما ننسخ من اية او ننسها قال كان عز وجل ينسى نبيه صلى الله عليه وسلم ما يشاء وينسخ ما يشاء عن الحسن انه قال في قوله او ننسها ان نبيكم صلى الله عليه وسلم قرء قرانا ثم نسيه۔ عن ابن عباس انه قال كان ينزل على النبي صلى الله عليه وسلم الوحى بالليل وينسيها بالنهار فانزل الله ما ننسخ من اية او ننسها نات بخير منها او مثلها (ص ۱۵۰ ج ۱)

قتادہ سے آیۂ کریمہ ما ننسخ الآیۃ کی تفسیر میں مروی ہے۔ اللہ عز و جل اپنے نبی کو جو چاہتا بھلا دیتا۔ جو چاہتا منسوخ فرما دیتا۔ حسن بصری سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرآن پڑھا پھر آپ بھول گئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں وحی نازل ہوتی اور دن میں بھول جاتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

بیہقی شریف میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری رات میں تہجد کے لئے اٹھے سورہ فاتحہ کے بعد جو صورت ہمیشہ تلاوت کیا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی صبح کو دوسرے صحابی سے ذکر کیا انھوں نے بتایا کہ میرا بھی یہی حال ہے۔ دونوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے فرمایا۔ آج شب میں وہ صورت اٹھالی گئی اس کا حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو گیا۔ جن کاغذوں پر لکھی تھی ان پر نقش

تک باقی نہیں۔

۳ ــــــ مع ہذا بعض حضرات کو بعض منسوخ التلاوۃ والحکم آیات کے الفاظ یاد بھی تھے۔ جیسے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت تھی عشر رضعات یحرمن اس کے حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ منسوخ التلاوۃ والحکم کی دو قسمیں ہیں۔ بعض ذہنوں میں محفوظ رہیں بعض بالکل محو ہو گئیں۔

۴ ــــــ مذکورہ بالا تشریحات سے ثابت ہو گیا کہ قرآن منزل من اللہ کا ایک حصہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام امت کے ذہنوں سے اس طرح اٹھا لیا گیا کہ وہ کسی کو بالکل یاد نہ رہا حتیٰ کہ جن کاغذوں پر لکھا تھا ان پر نقش تک باقی نہ رہا۔ قرآن کریم کا یہ حصہ موجودہ مصحف میں مابین الدفتین موجود نہیں اس لئے اِنَّا لَہٗ لَحٰافِظُوْن کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ جتنا قرآن مجید نازل ہوا تھا وہ سب کا سب اس مصحف میں مابین الدفتین محفوظ ہے اور رہے گا۔ اس کا ادعا کرنا خود قرآن کریم اور احادیث کو جھٹلانا ہے۔

قرآن کے محفوظ ہونے کا مطلب

اِنَّا لَہٗ لَحٰافِظُوْن سے مراد یہ ہے کہ نسخ تلاوت اور انساء کے بعد جو کچھ بچا جس کی تحدید اور ترتیب حسب الارشاد ربانی خود آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں ہی فرما دی تھی۔ جو مختلف اشیاء پر مکتوب اور آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے سینوں میں محفوظ تھا۔ جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے ایک صحیفہ میں جمع کیا گیا اور جس کی کثیر نقلیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلاد اسلامیہ میں بھجوائیں جو عہد صدیقی سے لے کر آج تک مصحف میں مابین الدفتین موجود ہے۔ وہ پورا پورا محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل ترمیم و تنسیخ۔ از دیاد و نقص تقدم

و تاخر راہ نہیں پا سکتا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حسب منشاء ربانی بعض آیتوں کے نسیان کو، قرآن کے محفوظ ہونے کے منافی سمجھنا اپنی دیانت اپنے دین سے ہاتھ دھونا ہے۔

دیوبندیوں کے نزدیک قرآن، کلامِ الٰہی نہیں

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مہتمم دیوبند نے بیاض الملفوظ پر تو بڑے شد و مد سے اعتراض کر دیا مگر انہیں اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ان کے امام الطائفہ لکھتے ہیں۔

" اس کے دربار میں ان کا تو حال یہ ہے کہ جب وہ کچھ فرماتا ہے۔ یہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔ اور رعب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں۔ سوائے آمنا صدقنا کے کچھ نہیں کر سکتے۔"

(تقویۃ الایمان ص ۲۴ دیوبند)

قبلہ بولئے! جب آپ کے امام الطائفہ کا یہ خیال ہے کہ انبیاء کرام، ارشاد ربانی صادر ہوتے ہی بے حواس ہو جاتے ہیں اور سننا حواس ہی کا کام ہے تو اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ انبیاء کرام نے کچھ سنا ہی نہیں اور جب سنا ہی نہیں تو آپس میں تحقیق سے کیا حاصل اور جو حاصل ہوا وہ آپس کی بات چیت کا مجموعہ ہوا۔ کلام ربانی کہاں ہوا؟

بولئے آپ کا اپنے امام کے بارے میں کیا حکم ہے؟